اللہ نور السموات والارض مثل نورہ کمشکوۃ فیہا

مصباح

چندہ سالانہ
دو روپے

احمدی خواتین کا
مذہبی علمی اور ادبی
ماہوار رسالہ

قادیان دارالامان سے ہر مہینہ کی پندرہ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

بابت ماہ ذیقعدہ ۱۳۶۰ھ مطابق دسمبر ۱۹۴۱ء

ماہ فتح ۱۳۲۰ ہش

ایڈیٹر

محمد یعقوب مولوی فاضل

جلد ۱۵ نمبر ۱۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چشمۂ صداقت

ہیں تم کو اے تھکی ماندی نگاہو! دور پتہ اسکا
کہ جسکی آرزو منہ تک رہی ہے باب رحمت کا

تمہارے ولولے جس کے لئے سر در گریباں ہیں
مگر ہائے نہیں کچھ بھی نشاں روئے مسرت کا

تمہاری آرزو جس کیلئے ہر سُو بھٹکتی ہے
ثمر ملتا نہیں لیکن جسے اپنی عقیدت کا

فلک کو دیکھتے ہی دیکھتے پتھرا گئیں تم بھی
مگر اسنے بھی کچھ کھولا نہ تم پر راز "رفعت" کا

بکھر جائیں نہ امیدیں کہیں اس بحرِ حرماں میں
جنازہ ہی نہ اٹھ جائے کہیں ارمان و حسرت کا

نہ اپنے اشتیاقِ دید کو پامال تم کردو
نہ یوں برباد کر دینا کہیں یہ نور فطرت کا

میں نعمتہائے ربی کے خزینے تمکو دکھلادوں
اٹھاؤ تو ذرا آنکھوں سے پردہ جہل و غفلت کا

چلو! تم کو دکھاؤنگی، وہی انوارِ یزدانی
اٹھو! میں تمکو بتلاؤں عجب آئین قدرت کا

جہاں تابانیٔ صد مہر و ماہ قربان رہتی ہے
تجلّی "طور" کی دیتی ہے جسکو حق نیابت کا

جہاں تشنہ لبی روحوں کی یکسر دور ہوتی ہے
جہاں جام لبالب ہے، سکینت کا بصیرت کا

جہاں کا دن منور ہے ظہورِ نور یزداں سے
جہاں کی شب، کیا کرتی ہے دامن پاک ظلمت کا

مروّت کے مودّت کے، جہاں چشمے ابلتے ہیں
جہاں فضلوں کی بارش ہے جہاں سایہ ہے رحمت کا

جہاں عرفان کے دریا جہاں ایقان کی نہریں
جہاں گلشن پھلا پھولا ہے تقویٰ و طہارت کا

ہر انساں جسکے جلوے سے وساوس ہائے شیطانی
جہاں سب محو ہو جاتا ہے فتنہ بربریت کا

وہاں، فخر البشر بنکر جہاں انسان رہتے ہیں
جہاں بجتا ہے ڈنکا خالقِ برحق کی عظمت کا

جلی ہے شمع نورانی جہاں قدسی فضاؤں میں
فروغِ حسن سے جسکے ہوا غلبہ صداقت کا

اسی، ہاں ہاں اسی گلزار میں لے جاؤنگی تم کو
"شمیم" خلد کی نکہت سے میں مہکاؤنگی تم کو

"شمیمہ" از بدوما

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں عورت کی حیثیت

بیان فرمودہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

عورتوں کی جو بُری حالت مسلمانوں میں ہے۔ میں سمجھتا ہوں، دنیا کی اور کسی قوم میں نہیں ہوگی۔ مسلمان اپنے ملک کے دوسرے لوگوں کو ہی دیکھ لیں۔ ہندوؤں کی حالت مسلمان عورتوں سے بہت بہتر ہے۔ عیسائی عورتوں کی حالت مسلمان عورتوں سے بدرجہا بہتر ہے۔ وہ اس مقام پر پہنچی ہوئی ہیں۔ کہ ان کو انسان کہا جا سکتا ہے۔ مگر مسلمان عورتوں کی حالت الاماشاءاللہ اس سے بہتر نہیں۔ کہ ان کا کثیر حصہ کھانے پینے اور بچے پیدا کرکے پالنے سے زیادہ کچھ وقعت نہیں رکھتا۔

وہ قطعاً اس بات کو نہیں سمجھتیں، کہ وہ خدا تعالےٰ کی رضاء اور اس کا قرب حاصل کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ وہ صرف یہ سمجھتی ہیں، کہ خاوندوں کے لئے پیدا کی گئیں ہیں۔ حالانکہ یہ تھیوری بائبل کی تھی۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ خدا نے آدم دیکھ کر حوّا کو اس کی دلداری کیلئے پیدا کیا۔ یا پھر ہندوؤں کی یہ تھیوری ہے۔ کہ عورتوں کو محض مردوں کے آرام اور ان کی خدمت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ مگر یہ قومیں جن کی بنیاد ان باتوں پر تھی۔ وہ تو ان کو ترک کر چکی ہیں۔ اور ان میں احساس پیدا ہو گیا ہے۔ کہ اگر عورتیں خدا کے قرب کے لئے نہیں، تو اپنی قوم کی ترقی کے لئے پیدا کی گئی ہیں چونکہ ان اقوام کے سب لوگ خدا تعالےٰ کی ہستی کے قائل نہیں ہیں۔ اس لئے یہ نہیں کہتے۔ کہ عورتیں خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ مگر یہ ضرور کہتے ہیں، کہ دنیا کی ترقی میں ان کا ویسا ہی حصہ ہے۔ جیسا کہ مردوں کا ہے۔ مگر مسلمانوں میں ابھی تک یہ احساس بھی پیدا نہیں ہوا۔ اور جب تک تمام کے تمام مسلمان عورتوں کی حالت کو بہتر بنانے کی طرف توجہ نہ کرینگے، اس وقت تک کچھ کامیابی حاصل نہ ہوسکے گی۔ کتابیں لکھنے سے یہ بات حاصل نہ ہوگی کتابوں سے لفظ تو سیکھے جاسکتے ہیں۔ لیکن مغز نہیں سیکھا جاسکتا، مغز صحبت اور عمل سے حاصل ہوتا ہے۔ جو عورتیں تعلیم پا جاتی ہیں، وہ دوسری عورتوں کو اپنے میں جذب نہیں کرسکتیں۔ اس وجہ سے ان کے تعلیم پانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ جب تک ایسا نہ ہو۔ کہ ہر تعلیم یافتہ عورت دوسری عورتوں کو اپنی مائیں اور بہنیں سمجھے۔ اور انکی حالت درست کرنیکی کوشش کرے۔ اس وقت تک کامیابی نہیں ہوسکتی۔

ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورتوں میں بیداری اور احساس پیدا کرنے کی کوشش کرے اور انہیں بتائے، کہ ان کی زندگی صرف خاوندوں کے لئے نہیں۔ بلکہ اس کی غرض یہ ہے۔ کہ وہ اپنے خاوندوں سے ملکر خدا تعالے کے جلال کے اظہار کی کوشش کریں۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ باوجود بار بار اس طرف توجہ دلانے کے اس وقت تک بہت کم توجہ کی گئی ہے۔ اور ابھی تک عورتوں کی حالت بہت گری ہوئی ہے۔ اگرچہ ہماری جماعت کی عورتوں اور دوسری عورتوں کی حالت میں فرق ہے۔ اور میں تسلیم کرتا ہوں، کہ جس رفتار سے وہ ترقی کر رہی ہیں، وہ بہت امید افزا ہے (الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۳۸ء)

جلسہ تحریک جدید

۹ نومبر لجنہ اماء اللہ جہلم کی طرف سے تحریک جدید کا جلسہ مسجد احمدیہ میں بوقت ۱۱ بجے زیر صدارت اہلیہ دوست محمد صاحب منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم عزیزہ نصرت جہاں بیگم بنت چوہدری علی اکبر صاحب نے کی نظم عزیزہ پروین اختر بنت چوہدری دوست محمد صاحب نے پڑھی۔ اسکے بعد نصرت جہاں بیگم نے سادہ زندگی پر مضمون پڑھا عزیزم مطیع الرحمٰن پسر چوہدری علی اکبر صاحب نے حضور کی ایک نظم بادۂ عرفاں پلادے ہاں پلادے آج تو پڑھی۔ پروین اختر نے سادہ زندگی پر ایک مضمون پڑھا۔ اہلیہ دوست محمد صاحب نے ایک نظم دختران احمدیت سے خطاب پڑھی۔ پھر امیر بیگم صاحبہ بنت چوہدری غلام حسین صاحب نے ایک مضمون سادہ زندگی پر پڑھا۔ اور عورتوں کو گوشۂ کناری وغیرہ سے مجتنب رہنے کی تلقین کی۔ عزیزہ نصرت جہاں بیگم نے ایک نظم کلام محمود سے پڑھی۔ عاجزہ نے حضور کے انیس ۱۹ مطالبات کی طرف توجہ دلائی۔ اور ہر ایک مطالبہ کو مختصر طور پر بیان کیا۔ ایک نظم اہلیہ دوست محمد صاحب نے پڑھی۔ پھر ایک نظم نصرت جہاں بیگم اور عاجزہ نے ملکر پڑھی۔ آخر دعا کے بعد ۱ بجے جلسہ ختم ہوا۔ (سیکرٹری تعلیم و تربیت لجنہ اماء اللہ جہلم)

موجودہ جنگ میں خواتین کے کارنامے

موجودہ جنگ میں جہاں مرد اپنی جان ہتھیلی پر رکھکر ملک کو بچا رہے ہیں۔ وہاں خواتین بھی کسی طرح ان سے کم نہیں۔ بلکہ جو کارہائے نمایاں خواتین سرانجام دے رہی ہیں۔ وہ تاریخ میں سنہری حروف میں لکھے جائینگے۔ گذشتہ جنگ عظیم کے تجربات نے عورتوں پر یہ بات واضح کر دی ہے۔ کہ جس طرح مرد اپنی قوم و ملک کو بچانے کا حق رکھتے ہیں۔ ایسے ہی عورتیں بھی حق رکھتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اس وقت خواتین ملک نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ بھی مردوں کے دوش بدوش زندگی کی دوڑ دھوپ میں حصہ لے سکتی ہیں۔ اور وہ میدان عمل میں اسی گرمجوشی اور شجاعت و بہادری سے کام کر رہی ہیں۔ جیسے بہادر مرد۔ یورپ کے ممالک میں جدھر بھی نگاہ دوڑائیں خواتین اپنے بہادروں کے دوش بدوش نظر آئینگی۔

اس وقت چینی خواتین نے یہ عزم کر لیا ہے کہ وہ جاپانیوں کو شکستِ فاش دیں گی۔ وہ اپنے ملک کی بہتری و بہبودی کے لئے انجمنیں قائم کر رہی ہیں۔ ملک کے ہر حصے میں وہ جنگی خدمات

کیلئے خواتین کو تیار کر رہی ہیں۔ چنانچہ اس وقت تک انکی کئی بٹالین تیار ہو چکی ہیں۔ ایک بٹالین نے مردوں کا نہایت تندھی سے مقابلہ کیا۔ اور گذشتہ سال ۱۹۴۰ء میں چینی خواتین کے بریگیڈوں نے ۱۳ ہزار عورتیں اور ۱۹ ہزار مرد جنگ کے لئے تیار کئے۔ ۵۳ ہزار زخمیوں کی جانیں بچائیں۔ اٹھارہ ہزار یتیموں کے رہنے سہنے کا انتظام کیا۔ بارہ ہزار سپاہیوں کو لکھنا پڑھنا سکھایا۔ اسی طرح چالیس سال سے پچاس سال کی عورتیں جنگی پراپگنڈہ کے لئے اپنی خدمات پیش کر رہی ہیں۔ زخمیوں کی امداد کیلئے انجمنیں قائم ہو چکی ہیں۔ اور دو لاکھ کے قریب اس میں خواتین کام کر رہی ہیں۔ اس انجمن نے ۹۵۰ نرسوں کو ٹریننگ دے کر جنگ میں بھیجا ہے۔ زخمیوں کی امداد کے لئے ۸۰ لاکھ ڈالر کی رقم وقف کی ہے۔ سپاہیانہ سرد و گرم وردیاں لاکھوں کی تعداد میں بھجوا چکی ہیں تعلیم و تربیت کا کام بھی عورتوں کے سپرد ہے۔ چنانچہ ۲۳۰ سکول اب تک کھل چکے ہیں۔ ان باتوں کے علاوہ خواتین چین ایک اور قابل تحسین کام کر رہی ہیں۔ اور وہ یہ کہ گذشتہ زمانہ کی عورتوں کی طرح مردوں کو غیرت دلانے کا کام انہوں نے اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ وہ مردوں پر اس قسم کا اثر ڈالتی ہیں۔ کہ وہ جنگ میں دشمن کا مقابلہ ڈٹ کر کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ غرضیکہ چینی خواتین اپنے خاوندوں۔ بھائیوں اور بیٹوں کو میدان جنگ میں بھیجکر خود بھی کسی طرح پیچھے نہیں رہتیں۔ اسی طرح برطانیہ کی خواتین ہر جگہ کام کر رہی ہیں۔ وہ فضائی۔ بحری اور بری فوج میں بھرتی ہو رہی ہیں۔ فوجی محکموں میں بھی عورتیں ہی عورتیں کام کرتی نظر آتی ہیں۔ انہوں نے مردوں کو ہر قسم کے کاموں سے فارغ کر کے انکی جگہ خود پوری کر دی ہے۔ ملک میں جدھر نکل جائیں۔ عورتیں ہی عورتیں نہائت مستعدی و ہوشیاری سے اپنا اپنا فرض سرانجام دیتی ہوئی دکھائی دینگی۔ حتّٰی کہ زراعت جو کہ صرف مرد کرتے تھے۔ اور باغوں میں مالی تک کا کام کر رہی ہیں۔ کھیتوں میں سبزی ترکاری بوتیں اور فصلیں کاٹتی ہیں۔ انکا یہ قول ہے۔ کہ انہیں کسی کام میں عار نہ ہوگا وہ اپنے ملک کی خاطر زیادہ سے زیادہ محنت و مشقت کرنیکے لئے تیار ہیں۔ اور جس جگہ انہیں جنگی خدمات کے سلسلے میں جانا پڑے گا جائیں گی اور جو کام ان سے لیا جائے گا۔ اسے بخوشی سرانجام دینگی۔

ملک کے ہر حصے میں فوجیں مرتب ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں ۴۱ ہزار برطانوی مستورات کی فوج مرتب ہو چکی ہے۔ ایک لاکھ اٹھارہ ہزار نرسوں کا کام کر رہی ہیں۔ مرتب فوج کی مستورات کو ہر قسم کے بموں کے متعلق تعلیم دی جا رہی ہے مثلاً بمباری بصورت میں زخمیوں کی بر وقت امداد۔ فوری علاج۔ بم گرنیکی صورت میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فوراً موقع پر پہنچ کر جان ومال کو نقصان کا اندازہ کرنا۔ ہر فوجی عورت کے پاس ہر وقت گیس سے محفوظ رہنے کا پورا پورا سازوسامان رہتا ہے۔ موم جامے کا کوٹ۔ پتلون۔ لوہے کا ہیٹ۔ ربڑ کے بڑے بڑے بوٹ۔ وغیرہ وغیرہ فوجی مستورات کو جنگی قواعد بتلائے جا رہے ہیں۔ فوجی پریڈیں کرائی جا رہی ہیں۔

ڈاکٹر خواتین جو رائل ایر فورس میڈیکل کونسل میں ڈاکٹری خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ انکو ترقی دے کر اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا جا رہا ہے۔ بعض خواتین نے ملکی [illegible]۔ فوجی اور قومی اعزازات حاصل کئے ہیں۔ وہ خواتین جو جنگ میں کسی طرح بھی حصہ نہیں لے سکتیں۔ انہوں نے معمولی معمولی کام اجرت پر کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ جس سے ہزاروں روپیہ کما کر جنگی کاموں کیلئے پیش کر چکی ہیں۔ اسی طرح کئی عورتوں نے گولہ بارود کے کارخانوں میں ملازمتیں اختیار کر لی ہے۔ اور نہایت خوش اسلوبی سے بغیر کسی گھبراہٹ کے اپنا اپنا فرض سرانجام دے رہی ہیں۔

فن لینڈ جو کہ ہٹلر کی ملک گیری کی ہوس میں پامال ہو چکا۔ اس میں بھی فن لینڈ کی عورتوں نے وہ کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ جو اس ملک کی تاریخ میں زریں حروف میں لکھے جائینگے۔ انہوں نے اپنی جانیں قربان کر دیں۔ اور آج اپنے ملک کو آزادی دلانے کے لئے انہوں نے خواتین کی فوج مرتب کی ہے۔ جس کی تعداد ایک لاکھ ۲۵ ہزار تک پہنچ چکی ہے۔ انہوں نے تمام اہم ذمہ داریاں سنبھال لی ہیں۔ اور مردوں کو میدان جنگ میں بھیج دیا۔ ۱۷ سال کی عمر کی عورتیں فوج میں داخل ہو جاتی ہیں۔ اور اسی وقت سے انہیں فوجی نقل وحرکت کے متعلق تمام فرائض اور دیگر ملکی انتظامات کی ذمہ داریاں سرانجام دینے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ یہ فوجیں اپنے ملک کی پوری پوری حفاظت کرتی ہیں۔ پہاڑوں کی برفانی چوٹیوں پر چڑھ کر غنیم کے حملہ آور ہونیکی خبر رکھتی ہیں۔ غنیم کے ہوائی جہازوں کی خبر رکھتی ہیں۔ کہ وہ یکایک ان پر نہ ٹوٹ پڑیں۔ فوجی خواتین میں اعلیٰ خاندان کی مستورات بھی شامل ہیں۔ اور وہ جنگی خدمات کے سلسلے میں سب کو اپنے برابر خیال کرتی ہیں۔ سخت سے سخت کام بھی بلا تامل کرتی ہیں۔ آج ان کی زبانوں سے یہ سنا جا رہا ہے کہ "ہم سب یکساں درجہ رکھتی ہیں"

فوج میں کھانا پکانا۔ خبر رسانی اور باربرداری رسد پہنچانا۔ ٹیلیگراف۔ ٹیلی فون۔ ریڈیو کا تمام کام عورتیں کرتی ہیں۔ زخمیوں کی مرہم پٹی انکی دیکھ بھال اور انکے لئے تمام قسم کے کاموں کو عورتیں کر رہی ہیں۔ علاوہ ازیں۔ تعلیم و تربیت فضائی حملوں کی دفاعی تدابیر۔ بارکوں میں خوراک پہنچانے کا انتظام سب انکے سپرد ہے۔ اس سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑھ کر یہ کہ خرید و فروخت تک عورتیں کرتی ہیں۔ انہوں نے مردوں کو جنگ کے لئے بالکل فارغ کر دیا ہے۔

جنگی خدمات سرانجام دینے والی خواتین کہتی ہیں۔ کہ وہ ہر سختی کو نہایت آسانی سے برداشت کرینگی۔ اور حقیقت یہ ہے۔ کہ انہوں نے بعض ایسے ایسے سخت کام کر کے دکھائے ہیں۔ کہ مرد حیران رہ گئے سخت سردی اور ژالہ باری کے وقت بھی وہ باہر اپنے کام کو سرانجام دینے کیلئے میخ کی طرح گڑی ہوئی کھڑی ہیں۔ اور جب تک اپنے فرض کو ادا نہ کر لیا ہلی تک نہیں۔ جنگ کے دنوں میں اپنے گھروں کو صحیح سالم دشمن کے حوالہ کر دینے کی بجائے گھروں کو آگ لگا کر اور زرخیز کھیتوں کو اجاڑ کر انکے حوالہ کیا۔ ان کا بیان ہے۔ کہ ہم نے دشمن کے لئے چپّہ یا چوکی تک نہیں چھوڑی۔

غرض آج عورتیں یورپین ممالک میں قابل تحسین کارہائے نمایاں سرانجام دے رہی ہیں اور جنگی خدمات سرانجام دینے کے لئے سخت سے سخت کام کرنے سے نہیں گھبراتیں۔

(خاکسارہ امتہ السلام قادیان)

ولادت

مورخہ ۱۱/۱۲ ماہ نبوت کی درمیانی شب خدا تعالے نے میرے بھائی شیخ ضیاء الحق صاحب کے ہاں لڑکا عطا فرمایا۔ عزیز کا نام مظفر منیر احمد شاہد رکھا گیا ہے۔ مصباحی بہنیں عزیز کی درازئ عمر و خادم دین ہونیکی دعا فرمادیں مشکور ہونگی۔ (احمدی بیگم قادیان)

ثبوتِ قیامت

قیامت کیا ہے۔ ایک دن ہے۔ جس میں تمام اولین و آخرین جن و انس اس فانی دنیا سے گذر جانے کے بعد اپنے اعمال کے مطابق جزا سزا بھگتنے کو جمع ہونگے۔ اگر کوئی نیک روح اپنے نیک کاموں سے اس چند روزہ زندگی میں ممتاز رہی ہوگی۔ تو وہ وہاں دائمی راحت میں داخل ہو کر ہمیشہ کے لئے رنج و غم سے چھوٹ جائے گی۔ اور اگر کسی نے بُرے کاموں میں زندگی بسر کی ہوگی۔ اور خدا تعالے سے تعلق عبودیت نہ باندھا ہوگا۔ تو وہ اپنے اعمال کے مطابق سزا اور عذاب کا مستحق ہوگا۔ یہ مسئلہ قریباً تمام مذاہب میں پایا جاتا ہے۔ اور سب کے نزدیک انسان اس دنیا میں کام کرنے کے لئے اور اگلے جہان کے لئے کام آنے والے اعمال بجا لانے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اسی حکمت کو قرآن ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے۔ کہ

خلق الموت والحیاۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا۔ یعنی یہ سلسلہ حیات اور اس کے بعد سلسلہ موت جو مقرر کیا گیا ہے۔ اس کی غرض یہ ہے۔ کہ نیک اور بد متقی اور فاجر کا امتیاز کر کے جزا سزا دیا جائے۔ لیکن ہر زمانہ میں بعض لوگ ایسے بھی

ہوتے رہتے ہیں۔ جو قیامت کے منکر ہوتے ہیں۔ اس لئے اس مسئلہ کو قرآن کریم نے نہایت تفصیل اور عقلی دلائل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے بعد قیامت ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے سبب انسان کو نیک اعمال کی تحریک ہوتی ہے۔ اب میں اس مضمون میں چند دلائل ثبوت قیامت کے متعلق کرتی ہوں۔

دلیل اوّل

پہلی دلیل قرآن مجید اس طرح بیان فرماتا ہے۔ کہ لا اقسم بالقیامۃِ ولا اقسم بالنفس اللوّامۃ۔ (سورۃ قیامۃ) اس آیت میں قرآن مجید نے قیامت کے دن کو نفس لوّامہ کے ذریعہ ثابت کیا ہے۔ یعنی ہر انسان میں یہ بات طبعی طور پر رکھی گئی ہے۔ کہ جب وہ کوئی برا کام کرتا ہے۔ تو اس کا نفس اسے اندر ہی اندر ملامت کرتا ہے اور وہ شخص ایسا کام کر کے حقیقی راحت اور خوشی محسوس نہیں کرتا۔ گو ایک ڈاکو اپنے حرص اور طمع کے زور سے کسی شخص کو قتل کر کے اس کے مال سے اپنا گھر بھرلے۔ لیکن تخلیہ میں اس کا نفس اسے ضرور ملامت کرتا ہے۔ اور اسے وہ خوشی کبھی نصیب نہیں ہو سکتی۔ جو ایک تاجر کو ایمانداری کے ساتھ تجارت کرتے ہوئے مالدار ہونے کی وجہ سے حاصل ہو سکتی ہے۔ یہی حال تمام ان لوگوں کا ہے جو ناجائز طریقے استعمال کرتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک دن ضرور ایسا آنے والا ہے جب برے کاموں کا نتیجہ نکلے گا۔ کیونکہ اگر برے کام کا بدلہ برا نہیں۔ اور بدیوں کا نتیجہ خطرناک نہیں۔ تو پھر نفس میں ملامت پیدا کیوں ہوتی ہے۔ اس ملامت سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آگے ایک خطرہ کا مقام ہے۔ جس سے ہمارا نفس لوّامہ ہمیں روکنا چاہتا ہے۔

یہ بات تجربے سے معلوم کی گئی ہے۔ کہ ایک بکری جس نے عمر بھر میں کبھی بھیڑیا نہ دیکھا ہو۔ اگر ایک بھیڑیے کے سامنے کی جائے۔ تو وہ خوف کے مارے ہلاکت تک پہنچ جاتی ہے۔ اس کی وجہ یہی فطرتی احساس ہے۔ کہ بھیڑیا اس کے خون کا پیاسا ہے۔ اس لئے اس کی فطرت میں یہ رکھا گیا ہے۔ کہ اس سے خائف رہے۔ ٹھیک اسی طرح برے کاموں کی سزا کے لئے ایک دن مقرر ہے۔ اس لئے ہم میں نفس لوّامہ رکھا گیا۔ جو ہمیں گناہ کے وقت ملامت کر کے آگاہ کرتا ہے۔ کہ آئندہ ایسا کام ہرگز نہ کرنا۔ کیونکہ آگے چلکر اس کا نتیجہ برا نکلے گا۔ پس نفس لوامہ کا وجود قیامت کے ثبوت کے لئے ایک ایسا فطرتی ثبوت ہے۔ جسے ہر خاص و عام بآسانی سمجھ سکتا ہے۔

دلیل دوم

قرآن کریم ایک اور مقام پر قیامت کی دلیل پیش کرتے ہوئے فرماتا ہے

اللّٰہ لا الٰہ الّا ھو لیجمعنّکم الٰی یوم القیامۃ لا ریب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قیلا و من اصدق من اللہ حدیثاً۔ اس آیت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ اے لوگو میں خدا ہوں۔ اور میرے سوا اور کوئی وجود خدائی کا دم نہیں مار سکتا۔ کیونکہ میں تم کو خبر دیتا ہوں۔ کہ قیامت کا دن ضرور آنیوالا ہے۔ اس لئے میرا کہنا ہی کافی دلیل ہے۔ کیونکہ میں نے یہ قرآن نازل کر کے اس میں ہزاروں پیشگوئیاں کیں۔ جو پوری اتریں۔ اور ہزاروں علوم بیان کئے۔ جنکی سچائی روز روشن کی طرح ظاہر ہوئی۔ جو حکم دیا وہ حق و حکمت پر مبنی تھا۔ اور جس بات سے روکا وہ واقعی تمہارے لئے مضر تھی۔ اور جو خبر دی۔ سچی نکلی۔ کیا تم نے جو اور ہزاروں باتوں میں میری قدرت اور میری سچائی کا مشاہدہ کیا ہے۔ اس بات میں شک کر سکتے ہو کہ باوجود میرے دعویٰ کرنے کے پھر قیامت نہ آئیگی۔ جب تم نے ہمیشہ میرے دعاوی کو پورا ہوتے دیکھا اور ہزاروں خبریں درست نکلتے دیکھا۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے۔ کہ میری یہ خبر بھی درست نکلے۔ کہ ایک ایسا دن تمہارے لئے آنیوالا ہے۔ جس دن اولین و آخرین کو ایک جگہ جمع کر کے انکی جزا و سزا کے فیصلے سنائے جائینگے۔

دلیل سوم

قرآن کریم قیامت کا ایک ثبوت ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے۔ کہ افحسبتم انما خلقنٰکم عبثاً و انکم الینا لا ترجعون۔ فتعالی اللہ الملک الحق یعنی کیا تم لوگوں نے یہ گمان کر لیا ہے۔ کہ میں نے تم کو بغیر کسی غرض و غایت کے پیدا کیا ہے۔ اور یہ کہ مرنے کے بعد تم زندہ نہیں کئے جاؤ گے۔ ایسا خیال مت کرو۔ کیونکہ حق و حکمت والی قدوس ذات کے شان کے یہ شایاں نہیں۔ کہ وہ ایسا کام کرے اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے قیامت کا ثبوت اس طرح فرمایا ہے۔ کہ نظام عالم پر اگر غور سے نظر ڈالی جائے۔ تو صاف ثابت ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں جس قدر سامان و اسباب پیدا کئے گئے ہیں۔ وہ سب انسان کے بقا کے لئے ہیں۔ آسمان اور زمین دریا اور پہاڑ حیوانات اور نباتات غرض جو کچھ اس دنیا میں پیدا کیا گیا ہے۔ وہ سب اس لئے ہے تا انسان ان سے مستفیض طور ہو کر دنیا میں اپنی ہستی قائم رکھ سکے۔ اب جبکہ یہ بات معلوم ہو گئی۔ کہ تمام اشیا انسان کے لئے ہیں۔ اور انکے وجود کی غرض یہ ہے۔ کہ انسان یہاں زندگی بسر کریگے۔ تو سوچنا چاہیے۔ کہ انسان کیوں پیدا کیا گیا ہے۔ اس کے لئے ہمیں قیاس کے دوڑانے کی کوئی ضرورت نہیں۔ خود خدا تعالےٰ بیان فرماتا ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ یعنی بنی نوع انسان کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تا وہ خدا تعالےٰ کی رضا میں محو ہو کر اپنے تمام قویٰ کو ہمیشہ کے لئے اسکی فرمانبرداری میں لگادیں۔ اب اگر فرض کیا جائے۔ کہ انسان یہیں چند روزہ زندگی بسر کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور مرنے کے بعد اسے دائمی زندگی نہیں ملے گی۔ تو پھر خدا تعالےٰ کی پاک ذات پر بڑا سخت اعتراض پڑتا ہے۔ کہ ادھر تو خدا تعالےٰ نے انسان کو پیدا کر کے اس کے قیام کے لئے کروڑہا اور اربوں سامان پیدا کئے۔ اور ادھر بقا کا یہ حال ہو کہ چندروزہ زندہ رہکر ہمیشہ کے لئے فنا ہو جاتا ہے۔ غرض خدا تعالےٰ اس آیت میں توجہ دلاتا ہے۔ کہ اگر انسان اس چندروزہ زندگی کے بعد زندہ نہیں کیا جائے گا۔ تو انسان کی پیدائش عبث اور خدا تعالےٰ کا فعل لغو ٹھیراتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ کے افعال اور انسان کی ربوبیت عظیمہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ انسان ایک ایسی ہستی ہے۔ جس کا پیدا کرنا اور ہمیشہ کے لئے باقی رکھنا مقصود ہے۔ ورنہ اس قدر سامانوں اور اسباب کا مہیا کرنا بے فائدہ تھا۔ پس اس دلیل کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اس آیت میں خدا تعالےٰ اپنی پاک صفات کا حوالہ دیتے ہوئے فرماتا ہے۔ کہ میں کوئی لغو کام نہیں کرتا۔

یا وقتی اور تفریحی طور پر میرے کام نہیں ہوتے۔ بلکہ ان میں سے ہر ایک عظیم الشان باریک حکمت پر مبنی ہوتا ہے۔ اسی طرح میں نے انسانی نسل کا پودہ زمین میں لگایا ہے۔ اور بے انتہا سامان اسکی حفاظت کے لئے مقرر کئے ہیں۔ تا وہ میری مرضی کے مطابق عبد بن سکے۔ لیکن اگر کوئی شخص نادانی سے یہ خیال کرے۔ کہ اس جہاں سے گذر جانے کے بعد انسان زندہ نہیں کیا جائے گا۔ اور قیامت نہیں آئیگی۔ تو ایسا شخص انسان پر نہیں۔ بلکہ میری ذات پر حملہ کرتا ہے۔ گویا اس کے نزدیک میں نے انسان کو عبث پیدا کیا ہے۔ حالانکہ عبث کام کرنا میری شان کے خلاف ہے۔

(امتہ المجید۔ درجہ رابعہ دینیات کالج)

نماز کی اہمیت

اسلام کے جس قدر ارکان ہیں۔ ان سب میں سے نماز کا رکن ایک جہت سے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ یہی ایک رکن ہے۔ جس کے ذریعے ہر ایک انسان معلوم کر سکتا ہے۔ کہ آیا انسان مسلمان ہے یا نہیں کیونکہ باقی ارکان میں سے مثلاً کلمہ شہادت ہے۔ یہ دل سے تعلق رکھتا ہے۔ کسی کو کیا معلوم کہ فلاں شخص کلمہ کا قائل ہے یا نہیں۔ اس لئے یہ ایسی چیز نہیں۔ کہ جس کو دیکھتے ہی یہ معلوم ہو سکے کہ دوسرا شخص کیسا ہے۔ اسی طرح ایک رکن زکوٰۃ ہے۔ اول تو زکوٰۃ سال میں ایک دفعہ دی جاتی ہے۔ اور پھر سب مسلمانوں پر فرض نہیں۔ تو یہ بھی ایسی چیز نہیں۔ کہ جس سے کسی کا صحیح معنوں میں مسلمان ہونا ثابت ہو سکے۔ تیسرا رکن حج ہے۔ وہ بھی ہر ایک پر فرض نہیں ہے۔ اسی طرح سے رمضان کے روزے ہیں۔ اگر کسی نے مثلاً روزہ رکھا ہو۔ اور وہ بازار میں جا رہا ہو۔ تو کسی کو کیا معلوم کہ یہ شخص روزہ دار ہے یا نہیں۔ صرف نماز ہی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے - جس کے متعلق ہر انسان پر فرض ہے - کہ وہ روزانہ پانچ مرتبہ مسجد میں جا کر پڑھے - پس ہر انسان جو کسی کا مسلمان ہونا معلوم کرنا چاہے - وہ نمازوں کے ذریعے معلوم کر سکتا ہے - اسی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ وسلم نے فرمایا - کہ مومن اور کافر کے درمیان نماز کا ہی امتیاز ہے - اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں نماز کی اہمیت کے متعلق فرماتا ہے -

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَر

کہ نماز بدیوں سے روکتی ہے - دوسری جگہ فرماتا ہے - اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ - کہ نماز کو میری یاد کے لئے قائم کرو - پس نماز پڑھنے والا ہر روز پانچ مرتبہ پانچ مختلف وقتوں میں اپنے رب کے سامنے خلوص دل سے بار بار یہ اقرار کرتا ہے - کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ - اے خدا میں تیرے تمام احکام کا جُوا اپنی گردن پر تذلل اور انکسار کے ساتھ اُٹھاتا ہوں - جب ایک انسان خدا کے حضور یہ عہد کرتا ہے - اور بار بار کرتا ہے - تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے - کہ فحش اور بُری باتوں سے زبان کو روک لیتا ہے - اور جب کبھی وہ بری بات کرنے لگتا ہے - اسکا دل اسے یہ کہتا ہے کہ اے انسان تو نے ابھی تو عہد کیا تھا - کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ میں تیرے حکموں کی فرمانبرداری کرونگا - اب کیا کرتا ہے - پس آہستہ آہستہ وہ تمام بری حرکات کے ارتکاب سے رک جاتا ہے - اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں التزام کے ساتھ نماز کی ادائیگی کی توفیق عطا کرے آمین (خاکسار مسعودہ اختر متعلمہ درجہ ثانیہ)

قرآنِ مجید کا ربط اور اسکی ترتیب

بعض نادان یہ اعتراض کرتے ہیں - کہ قرآن کریم کی ترتیب غلط ہے - اور یہ کہ جس طریق سے یہ نازل ہوا - ویسے اب موجود نہیں ہے -

اس کا جواب یہ ہے - کہ قرآن کریم کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص ترتیب کے ساتھ پیش کیا ہے - اور یہ ترتیب دو قسم کی ہے -

(۱) ترتیب نزولی یعنے وہ ترتیب جس کے مطابق قرآنی آیات تدریجاً آنحضرت صلی اللہ پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں -

(۲) موجودہ ترتیب جس میں قرآن کریم ہمارے سامنے ہے - زمانہ نزول میں جیسے جیسے حالات پیدا ہوتے رہے - انکے مطابق اللہ تعالےٰ کی طرف سے احکام اور تعلیمات نازل ہوتی گئیں - اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی دوسری ترتیب بھی جاری رہی - جوں جوں آیات نازل ہوتیں حضرت جبریل علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بتلا دیتے - کہ انہیں فلاں سورۃ میں فلاں آیت کے آگے یا پیچھے رکھ دو -

اگر جنگ کی ضرورت پیش آتی - تو جنگی احکام نازل فرمائے جاتے - اور اگر درمیان میں کھروریں پیش آتیں - تو انکے متعلق ضروری مسائل نازل ہو

شروع ہو جاتے۔ غرض یہ کتاب کسی انسان کی بنائی ہوئی نہیں۔ کہ اس میں ابواب اور مضامین کی ترتیب انسانی طریق کے مطابق رکھی جاتی بلکہ اس میں کبھی کھانے پینے کی چیزوں کے دلائل وحرام ہونے کے متعلق۔ کبھی شادی بیاہ کے متعلق کبھی طلاق اور خلع کے متعلق کبھی حج کے متعلق کبھی نماز کے متعلق کبھی روزوں کے متعلق کبھی نبیوں کے حالات کے متعلق کبھی کافروں کی سزا کے متعلق مختلف مسائل مختلف رنگوں میں بیان کئے گئے ہیں۔

ہمارا دعوے ہے۔ کہ ان احکام کے درمیان میں بھی وقتی حالات کے لحاظ سے۔ اصلاح اقوام کی اغراض وضروریات کے لحاظ سے اخلاقی نگرانی کے لحاظ سے خانگی تعلقات کو بیان کرنے کی ضرورت کے لحاظ سے غرضیکہ زندگی کے ہر شعبہ کے مطابق ترتیب موجود ہے۔ مثال کے طور پر ہم سورہ یونس کو لیتے ہیں۔ اس سورۃ کا اپنی پہلی سورۃ یعنے سورۃ توبہ کے ساتھ تین تعلق ہیں۔

(۱) سورۃ توبہ کے آخر میں اللہ تعالےٰ نے دو مضامین بیان فرمائے ہیں۔ اصل کتاب یعنی قرآن کے اترنے اور اس کی تکذیب کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد رسول کے آنے اور اس سے فائدہ اٹھانے کو بیان کیا گیا ہے۔ جیسے فرمایا۔

وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ هَلْ يَرٰىكُمْ مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ۔ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۔

سورۃ توبہ کے مضمون کو جاری رکھتے ہوئے۔ سورہ یونس کے شروع میں انہی دو امور کا اسی ترتیب سے ذکر کیا ہے۔ اور پہلے کتاب کی اہمیت بتائی ہے۔ کہ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ اور پھر رسول کا ذکر کیا ہے۔ کہ اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَآ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ ۔

(۲) دوسرا ربط سورہ یونس کا سورہ توبہ سے یہ ہے۔ کہ سورہ یونس کا مضمون پورے طور پر سورہ توبہ کے مضمون کو مکمل کرتا ہے۔ اسی طرح سورہ توبہ میں جو دراصل سورۃ انفال کا حصہ ہے۔ اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ اب اسلام کی ترقی کا وقت آگیا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے وعدے بڑے زور شور سے پورے ہونے لگے ہیں۔ پس چاہیے۔ کہ لوگ اپنے دلوں کو صاف کریں۔ تاان کی توبہ قبول کی جائے۔

چونکہ بعض لوگوں کے دلوں میں کثرت گناہ کی وجہ سے یہ خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ انکی توبہ اب قبول نہیں ہوگی۔ اور ان کے گناہ بخشے نہیں جائیں گے۔ اس لئے سورہ یونس میں اس امر پر بحث کی گئی ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کا رحم غالب ہے۔ اور وہ ہر صورت میں اپنے بندے پر رحم فرماتا ہے۔ ہاں بندے کی طرف سے ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ پوری پوری توبہ کرے۔ اور سچے دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے۔

(۳) تیسرا تعلق سورہ یونس کا سورہ توبہ سے اور پہلی تمام سورتوں سے یہ ہے۔ کہ سورۃ بقرہ سے لے کر سورۃ توبہ تک ایک قسم کا مضمون ہے اس کے بعد سورہ یونس سے لیکر سورہ کہف تک مضمون کا سلسلہ ایک ہی ہے۔ اور یہ دونوں سلسلے مضمون کے ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔ پہلی آٹھ سورتوں میں یعنی سورۃ توبہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باوجود کو پیش کر کے اور آپ کے کام کو دکھا کر اسلام کی صداقت پیش کی گئی ہے۔ اور اسلام نے پیش کردہ عقائد کی برتری اور اسکی تعلیم کی خوبی اور اس کے وسیع عرفان اور اسکی تعلیم کی حکمتوں اور اسکے غیر معمولی اثر کو سامنے رکھکر لوگوں کو اسے قبول کرنیکی دعوت دی گئی ہے۔ مگر سورۃ یونس اور اسکی ساتھ کی سورتوں تک دلائل عقلیہ اور منہاج نبوت پر اور پہلے انبیاء کے دعوؤں اور انکے حالات زندگی کی طرف توجہ دلا کر نبوت اور اس کی ضرورت مذہب اور اسکی اہمیت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور اس کے اغراض کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پس سلسلہ مضمون ایک ہی ہے۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ پہلے سلسلہ میں ان پیشگوئیوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ جو آپ کی بعثت کے وقت اور آپ سے پہلے انبیاء کی طرف سے تھیں۔ اور جو اپنے اپنے وقت پر پوری ہوئیں۔ اور دوسرے سلسلہ میں منہاج نبوت کے ذریعہ سے اسلام کو پیش کیا گیا ہے۔

غرضیکہ قرآن مجید کی ہر آیت اپنی ماقبل اور مابعد کی آیت کیساتھ نہایت لطیف اور موزوں طریق پر بندھی ہوئی ہے۔ اور ہر سورت اپنی ساتھ والی سورت سے تعلق رکھتی ہے۔

خاکسارہ عزیزہ خورشید ریحانہ بنت محمد حسن صاحب تاج

بیگم صاحبہ جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کا شکریہ

بیگم صاحبہ جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن نے ازراہ نوازش پانچ روپے ماہوار بطور اعانت المصباح ارسال فرمانے شروع کر دیئے ہیں۔ ادارۂ مصباح محترمہ بیگم صاحبہ کی اس اعانت کا تہ دل سے شکر گزار ہے اور دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ بیگم صاحبہ کو حسنات دارین سے متمتع فرمائے۔ اس سلسلہ میں ہم یہ اعلان کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ محترمہ بیگم صاحبہ کی اس اعانت سے ان غیر مستطیع بہنوں کے نام مصباح جاری کیا جائیگا۔ جو صرف ایک روپیہ سالانہ چندہ ادا کر سکتی ہوں۔ پس جو بہنیں مصباح کے مطالعہ کا شوق رکھتی ہوں۔ مگر بوجہ کمی استطاعت دو روپیہ سالانہ چندہ ادا نہ کر سکتی ہوں۔ وہ صرف ایک روپیہ چندہ بھجوا دیں۔ انکے نام اس اعانت کی مد میں سے رسالہ جاری کر دیا جائیگا۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے موصول ہونیوالی درخواستوں کو مقدم رکھا جائیگا۔ اسلئے جلدی درخواستیں بھجوائی جائیں (مینیجر مصباح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائے خشمگیں کی قہری تجلی

اُف آہ! یہ تباہی، اف آہ یہ ہلاکت
سایہ مصیبتوں کا بڑھتا ہی جا رہا ہے
افسانے نکبتوں کے دوہرائے جا رہے ہیں
اس گلشنِ جہاں پر کیسی خزاں ہے چھائی
دامانِ آرزو میں شکنیں سی کیوں پڑی ہیں
اندھیر کیوں مچا ہے یہ دن کی روشنی میں
تجھ کو خبر نہیں گر آ میں تجھے بتا دُوں
خالق کے جب یہ بندے گم کردہ راہ ہوئے تھے
اس کا سفیر لیکر پیغامِ صلح آیا
امن و سلامتی کی کشتی بھی اک بنا دی
بنیاد اس نے ڈالی انسانیت کی آ کر
مانا جنہوں نے مانا جانا جنہوں نے جانا
امن و اماں کی دولت ٹھکرا کے چل دیئے وہ
اس مہر پر فضا سے آنکھیں جو بند کر لیں
ہاتھوں سے اپنے کھو دے راحت کے جو خزینے
اے کاش اب بھی سنبھلیں اے کاش اب بھی چونکیں
کیوں بے نصیب ہیں یوں مولا کی رحمتوں سے
روٹھے ہوئے خدا کو اب بھی جو پھر منا لیں
خوش کامیوں کے جلوے آ آ کے مسکرائیں

مفقود ہو رہے ہیں دنیا سے امن و راحت
منہ کھولے آ رہی ہے اف! ہر جہت سے آفت
اف پھیلتا ہی جاتا ہے دامنِ ذلّت
کیوں اُڑ رہی ہے ہائے اسکی یہ زرد رنگت
کیوں دلکشائیاں ہیں سب اسکی نذرِ حسرت
اف یہ سیاہ راتیں کہتی ہیں کیا حقیقت
گردش میں کیوں فلک ہے اُچکی ہیں کیوں یہ قسمت
اس مہرباں نے بھیجی پھر مشعلِ ہدایت
اور عدل و آشتی کی دی اس نے آ کے دعوت
محبوبِ لم یزل کی جس میں بھری تھی شفقت
دنیا سے تاکہ یکسر مٹ جائے بربریت
اف آہ کیا کہوں میں بگڑی ہی تھی جنکی طینت
پھر اور کیا دھرا تھا دنیا میں جز خصومت
تاریکیوں کا دامن پھیلائے کیوں نہ وحشت
اسکو ملے کہاں سے پھر آہ خیر و برکت
کیوں بڑھ رہے ہیں ہر دم سامانِ صد اذیت
کیوں بند ہو رہے ہیں ابوابِ فضل و نصرت
سینہ سے پھر لگا لیں اس کا پیامِ وحدت
ضامن ہو امن کا پھر وہ نیرِ رسالت

دامن میں اس کے آئیں ڈھل جائیگی نحوست
بن جائیگی یہ دنیا پھر مثلِ باغِ جنت

بُرما
شہمیرانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفہ عیدِ قربانی

دورہ حاضرہ میں اس مادی دنیا کے سٹیج پر ہر قوم سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے کوئی نہ کوئی تہوار مقرر ہیں۔ خواہ وہ مشرق کے رہنے والے ہوں۔ یا مغرب میں بسنے والے۔ کالے ہوں یا گورے کیا ہندو۔ کیا سکھ۔ کیا عیسائی۔ اور کیا مسلمان سب کے سب کسی نہ کسی دن کو قومی تہوار کے طور پر مناتے ہیں۔ تاریخ شاہد ہے۔ کہ ہندوؤں کی دیوالی کو آج کئی سو برس گذر چکے ہیں۔ حتیٰ کہ اس کی اصل وجہ بھی لوگوں کے دماغ سے مفقود ہو چکی ہے۔ لیکن آج بھی ہندو دیوالی کے دن کو بڑی خوشی سے مناتے ہیں۔ اسی طرح سکھ اور عیسائی اپنے مذہبی تہوار کو بڑی شان و شوکت سے مناتے ہیں۔ میرا مقصد اس ذکر سے یہ ہے۔ کہ ہمیں مسلمانوں کی خوشیوں کے دنوں پر اس نقطۂ نگاہ سے غور کرنا چاہیے۔ کہ وہ کیوں منائے جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ عید کے لفظ سے ہی ہر مسلمان۔ کیا بچہ اور کیا بوڑھا۔ کیا مرد۔ اور کیا عورت سب کے سب خوشی سے لبریز ہو جاتے ہیں۔ ایک غریب سے غریب آدمی بھی یہی چاہتا ہے۔ کہ اگر اسے پہلے اچھا کھانا اور اچھا کپڑا نہیں ملتا تھا۔ تو نہ سہی لیکن عید کے دن اسے ضرور اچھا کھانا اور اچھا کپڑا ملنا چاہیے۔ تاکہ وہ عید منا سکے :

مسلمانوں کے لئے اللہ تعالےٰ نے ایک سال کے عرصہ میں دو عیدیں مقرر کی ہیں۔ ایک عید الفطر اور دوسری عید الضحیٰ۔ عید الفطر تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشی کا دن ہے۔ اور عید الاضحیٰ کا دن خدا کے پیارے بندے حضرت ابراہیم علیہ وسلم کی قربانی کی یادگار ہے۔ خدا کے اس برگزیدہ نبی نے محض خدا کے حکم سے اپنی جان سے عزیز اسمٰعیل کو جو انکے لئے بڑھاپے میں سہارا تھا۔ جو انکی خوشیوں اور امیدوں کا مرکز تھا۔ اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے دریغ نہ کیا۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ انسان اپنے اوپر ہر طرح کا دکھ سہنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ لیکن اپنی اولاد کے لئے وہ کوئی دکھ دیکھنے کو تیار نہیں ہوتا۔ لیکن خدا کے پیارے ابراہیم علیہ السلام نے یہ نہیں کیا۔ بلکہ خدا کے حکم سے اپنے بچہ کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ یہی وہ قربانی ہے۔ جس کی یادگار میں عید الضحیٰ منائی جاتی ہے۔ اور رہتی دنیا تک منائی جائیگی۔

ہر بکرا جو اس دن ذبح کیا جاتا ہے۔ وہ اس بات کا گواہ ہوتا ہے۔ کہ اگر اس قربانی کے کرنے والے کو اپنا بیٹا بھی قربان کرنا پڑے۔ تو اسے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔ خداہ کی راہ میں خلوص دل سے کی ہوئی قربانی کبھی ضائع نہیں ہوتی۔ بلکہ خدا کی ذرہ نوازی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسے قبولیت کا شرف عطا کرتی ہے۔ پس اے احمدی مردو۔ اور عورتو۔ اب بھی تم اپنے باپ کے نقش قدم پر چل کر خدا کا قرب حاصل کر سکتے ہو۔ ضرورت صرف اس امر کی ہے۔ کہ تم اپنا دل ابراہیمی دل بناؤ۔ اور تم بھی اپنے آپ کو ہاجرہ کی مثیل ثابت کرو۔ اور اپنی اولاد کو خدا کی راہ میں قربان کر دو بیشک اس وقت جانی قربانی نہیں ہو سکتی۔ یعنی زندہ انسان ذبح نہیں کیا جاتا۔ لیکن خوشخبری ہو۔ کہ خدا نے تمہارے لئے بھی بڑا اقتدار موقعہ مہیا کیا ہے یعنی تم اپنی اولاد کو خدمت دین کیلئے وقف کر سکتی ہو۔ اور اس طرح تم بھی خدا تعالےٰ سے بہت بڑا اجر حاصل کر سکتی ہو۔

(طالب دعا امتہ اللہ)

انگریزی صابن بنانیکی ترکیب

تیل ناریل۔ سنگ جراحت۔ سوڈا کاسٹک۔ سنگترہ کا تیل
سہا چھٹانک۔ تولہ۔ ایک پاؤ۔ ۲ آنے کا
کسٹر آئل جو گلاب میں ملا ہوا ہو۔ رنگ حسب پسند
دو آنے کا　　ایک پیسہ
سینٹ برائے خوشبو۔ حسب توفیق۔

ترکیب۔ پہلے سوڈا کاسٹک کو ایک لوہے چینی کے برتن میں پانی ڈالکر حل کر لیں۔ بعد ازاں ایک بالٹی لیکر اس میں ناریل کا تیل ڈالیں۔ اور ساتھ ہی کسٹر آئل جو کہ انگریزی صابن بنانیوالا ہو۔ اندازاً ۱/۲ کا ڈالیں۔ بعد ازاں سنگترے کا تیل جس میں رنگ حل کیا ہوا ہو۔ جب یہ سب چیزیں حل ہو جائیں

سالانہ جلسہ اور احمدی خواتین کا فرض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارا سالانہ جلسہ خدا کے فضل و کرم سے اب بالکل قریب آرہا ہے۔ اور اس میں شریک ہونے کے لئے ہر احمدی مرد و عورت بیتاب ہوتا ہے۔ یہ جلسہ خدا کے پاک نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے ہاتھ کا لگایا ہوا ایک ثمردار پودہ ہے۔ مبارک ہیں۔ وہ جو اس کے شیریں اثمار سے حقیقی معنوں میں لطف اندوز ہوتے ہیں۔

ہمارا یہ جلسہ کوئی دنیوی میلوں یا تماشوں کی طرح نہیں۔ بلکہ اسکی اصل حقیقت ہم اوپر بیان کر چکی ہوں۔ اس لئے ہر وہ احمدی مرد و عورت جو اس میں شریک ہوتا ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ وہ حقیقی معنوں میں اس کے فوائد سے مستفیض ہونے کی کوشش کرے پس میں اپنی احمدی بہنوں کی خدمت میں نہایت مؤدبانہ گذارش کرتی ہوں۔ کہ آپ جب جلسہ میں شرکت کے لئے تیار ہوں۔ تو دل میں یہ ارادہ رکھیں۔ کہ ہم ایک مصفّا چشمہ پر جا رہی ہیں۔ جہاں جاکر ہمیں اپنی اندرونی اور بیرونی میل دور کرنی ہے۔ تاکہ اسے دور کر کے ہم زندگی کے اصل مقصد کو حاصل کر سکیں۔ آپ کا جلسہ میں شریک ہونا۔ اس

تو دھار باندھکر اس میں سوڈا کاسٹک ڈالدیا۔ اور پھر خوب گھوٹیں تاکہ سب چیزیں اچھیطرح حل ہو جائیں۔ بعد میں کر کے جو کچھ ڈالا ہو ... سوکھنے پر استعمال میں لائیں۔ نہایت مفید ثابت ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ (خاکسار اقبال صدیقہ قادیان)

لئے نہ ہو۔ کہ آپ تھوڑے دنوں کی رونق دیکھنے کے لئے آئیں۔ اور چلی جائیں۔ بلکہ آپکا اس میں شریک ہونا اپنے اندر بہت وسیع مقاصد رکھتا ہے جو آئندہ آپکے لئے اور آپ کی اولاد کے لئے مفید ثابت ہو۔

اس موقعہ پر میں قادیان کی احمدی بہنوں کو بھی اس طرف متوجہ کرتی ہوں۔ کہ جلسہ پہ آنے والی باہر کی جماعتیں خدا کے پاک مسیح کی مہمان ہوتی ہیں۔ اس لئے آپ اپنے مہمانوں کی ہر طرح خدمت اور عزت و توقیر کر کے ثواب حاصل کریں۔ کیونکہ آپکا یہی فرض ہے۔

آپ اپنی مہمان بہنوں کے سامنے اپنے اعلیٰ اخلاق کا نمونہ پیش کریں تا کہ وہ فرض جو خدا کے مسیح کی پاک بستی میں رہنے کی وجہ سے آپ پر عائد ہوتا ہے۔ آپ اس سے سبکدوشی حاصل کر سکیں۔ باہر سے آنے والے قادیان کے باشندوں کی ہر بات کا بنظر غور مطالعہ کرتے ہیں۔ اسلئے انکی راہنمائی کے لئے آپ کو ہر اچھی بات اختیار کرنی چاہیئے۔

معزز بہنوں کی خدمت میں ایک اور درخواست بھی کرتی ہوں۔ اور وہ یہ کہ بارہا دیکھا گیا ہے۔ کہ ادھر تو مقرر صاحب تقریر کر رہے ہوتے ہیں۔ اور ادھر ہماری بہنیں نہایت اطمینان کے ساتھ مصروف گفتگو ہوتی ہیں۔ اور لیکچر یا مضمون سننے کی تکلیف گوارا نہیں فرماتیں۔ آپ ہی غور فرمائیں کہ آپ سخت سردی کے موسم میں کثیر اخراجات برداشت کر کے دور سے تشریف لاتی ہیں۔ یہاں آ کر اگر تقاریر کو بھی نہ سنا جائے۔ تو کتنے افسوس کا مقام ہے۔ اور اب تو کئی سال سے لاؤڈ اسپیکر ہونے کی وجہ سے مردانہ جلسہ کا پروگرام بھی آسانی سے سنا جا سکتا ہے۔

پس میں امید کرتی ہوں۔ کہ بہنیں جلسہ کی تقاریر کو نہایت خاموشی کے ساتھ خود بھی سنیں گی۔ اور دوسروں کو بھی اپنے عمل سے تحریک کریں گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ مجھے بھی اور میری تمام احمدی بہنوں کو بھی جلسہ سالانہ کے فوائد سے مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے ÷

(امۃ الرحمٰن رقیہ بیگم بنت محمد یامین صاحب قادیان)

ایمانِ کامل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوں تو ہر ایک مسلمان اپنے مسلمان و مومن ہونے کا دعوےٰ کرتا ہے۔ لیکن حقیقی اور واقعی مسلمان و مومن ہونے کا معزز خطاب صرف اس شخص کو حاصل ہوتا ہے۔ جس کا باطن اسلام کے انوار و برکات سے پر نور ہو۔ اور اس کا قلب ایمان کی حلاوت سے معمور۔ ایمانداری کی اعلیٰ کیفیتوں کے بغیر صرف زبان سے دعویٰ کرنا محض لاف و گزاف میں داخل ہے۔ اور جیسے اسلام یا ایمان کو ایک رسمی یا رواجی ایمان یا اسلام کے تو کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اور یہ

صرف نخلِ بے ثمر ہے۔ جس کا کچھ نتیجہ نہیں ہمارے ہادی ومہدی موعود نے کیا خوب کہا ہے۔

جب تک عمل نہیں ہے دل پاک وصاف سے
کمتر نہیں یہ مشغلہ بت کے طواف سے
وہ لوگ جو کہ معرفتِ حق میں خام ہیں
بُت ترک کرکے پھر بھی بتوں کے غلام ہیں

ایسا ہی ہمارے بےنظیر خلیفہ ثانی معرفت کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

یقین سی نہیں نعمت کوئی زمانہ میں
نہ شک میں خیر ہے نہ احتمال میں برکت

اسی طرح خدا تعالےٰ نے قرآن کریم میں بھی ایمان کامل حاصل کرنے کا بہت جگہ ذکر فرمایا ہے۔ مثلاً فرماتا ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ ایمان لاؤ خدا اور اس کے رسول پر اس آیت سے ظاہر ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو ایمان لانے کا حکم دیتا ہے۔ جو اس حکم سے پیشتر ہی خدا اور رسول پر ایمان لاچکے تھے۔ اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ یہ اس رسمی ایمان کے علاوہ ایک اور ایمان ہے۔ جو صرف اقرار باللسان تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ اس سے تصدیق بالقلب بھی لازمی ہے۔ واقعی مومن وہ لوگ ہیں۔ جن کو خدا اور رسول پر ایسا یقین ہوتا ہے۔ کہ انکے یقین معرفت میں شک کی ذرہ گنجائش نہیں رہتی یعنی ان مومنوں کو خدا اور رسول پر ایسا یقین ہوتا ہے۔ جس کو حق الیقین کا درجہ کہنا چاہیئے۔ نیز سورۃ فاتحہ میں بھی آیت اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ سے یہی مراد ہے۔ کہ انسان پانچوں وقت اپنی نماز میں صراط مستقیم کے لئے دعا کرے کیونکہ وہ نعمت جس کا نام ایمان کامل ہے اور جو خدا کے لقا کے بعد انسان کو حاصل ہوتی ہے اور جس کے حاصل ہونے سے انسان گروہ منعم علیہم میں داخل ہوتا ہے۔ بغیر صراط مستقیم کے حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور یہ حق الیقین کا مرتبہ وہ عالیشان مرتبہ ہے۔ جس پر پہنچ کر انسان کا جسم اور اس کے وجود کا ذرہ ذرہ بے انتہا روحانی لذتوں سے پر ہوجاتا ہے۔ اور محبوب حقیقی ایسے مومن پر اپنے لطف کی دائمی فرحتوں اور ابدی خوشحالیوں کا دروازہ کھولدیتا ہے۔ جو پھر کبھی بند ہونے میں نہیں آتا۔ اور کشش ربانی کی اس حالت میں مومن کامل پر وہ روحانی انوار و برکات نازل ہوتے ہیں۔ جن کی لذتوں اور حلاوتوں کا اندازہ اس جہان کے لوگوں کے قیاس سے باہر ہے۔ غرضیکہ یہ ایمانی حالت وہ نعمتِ عظمےٰ ہے جسکے آگے تمام دنیوی نعمتیں ہیچ ہیں۔ ایسے مومن کا اللہ تعالےٰ خود حامی و ناصر ہوتا ہے۔ اسکے دوستوں کا دوست اور اس کے دشمنوں کا دشمن ہوتا ہے۔ غرض ایمان سے منشاء خداوندی یہی ہے۔ کہ انسان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ اسکا ایقان اور عرفان اس پایہ تک پہنچ جاوے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

که امور اعتقادیات میں شنید سے دید اور
گوش سے آغوش تک نوبت آجائے۔
یہ بھی صحیح ہے کہ ابتدا میں ایمان بالغیب کے
سوا چارہ نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بالغیب لیکن اللہ تعالیٰ
کا یہ ارادہ نہیں کہ انسان ہمیشہ اس ابتدائی۔
کمزور اور ناقص حالت میں اپنے ایمان کو رکھے
کیونکہ ایمان بالغیب ایمان کا ایک ایسا درجہ
ہے۔ جو شکوک و شبہات و وساوس کی
خلش اور نیش زنیوں سے خالی نہیں جن
سے انسان کی روح ایک کشمکش میں گرفتار
رہتی ہے۔ خود خدا کی ہستی ... کی نسبت
طرح طرح کے خیالات دل میں اٹھتے رہتے ہیں
اور اسی طرح باقی اعتقادات کے متعلق دل
ٹھیک طور پر نہیں ٹھہرتا اور مختلف اوہام باطل
اور وساوس شیطانی اندر ہی اندر پیدا ہوتے
رہتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ مومنو
ایمان بالغیب پر ہی بس نہ کرو۔ بلکہ نماز کو قائم
کرو۔ جو معراج المومنین ہے۔ اور اسے اس طرح
ادا کرو گویا تم خدا کو دیکھ رہے ہو۔ اور خدا
کے عطا کئے ہوئے رزق کو خلق خدا کی بھلائی
میں خرچ کرو (یاد رہے کہ رزق سے مراد تمام
انعامات الٰہی ہیں) اس طرح تمہیں یوم آخرت پر
اور سب امور پر یقین کامل ہو جائے گا۔ لیکن
یہ لازم ہے۔ کہ رضائے الٰہی مدنظر ہو اگر تمہاری
نیت ذرا بھی غیر اللہ کی طرف جھکے تو وہی نیکی شرک
میں داخل ہو جائے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے جو ایمان کو ثریا سے واپس لانیوالے ہیں۔
فرمایا ہے۔ کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے کہا ہے
کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں۔ کہ جو لوگ
ایمان لائے۔ ایسا ایمان جس کے ساتھ دنیا کی ملونی
نہیں۔ اور وہ نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور
وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں
یہی لوگ ہیں۔ جو خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور
جن کا قدم صدق کا قدم ہے۔ یہی لوگ آخر فتح یاب
ہونگے۔ خدا تعالیٰ سب کو ایسا ہی ایمان لانے
کی توفیق دے۔

(خاکسارہ انجمن آراء بیگم بنت شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر)

ہر احمدی عورت کو وصیت کرنی چاہیئے

جس طرح نماز ادا کرنی۔ چندہ دینا۔ تحریک جدید
کے سارے مطالبات پر عمل کرنا۔ ہر احمدی بہن
کے لئے ضروری ہے۔ اسی طرح ہر احمدی عورت
عاقل بالغ کو رسالہ الوصیت جو حضرت مسیح موعودؑ
نے اپنی وفات سے اڑھائی سال پہلے لکھا تھا۔
کو بغور مطالعہ کرنے کے بعد وصیت کرنی بھی ضروری
ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں یہ ممکن ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ بعض آدمی جن پر بد گمانی کا مادہ غالب ہے وہ ہمیں اس کارروائی میں اعتراضوں کا نشانہ بنا دیں۔ اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے کام ہیں۔ وہ جو چاہتا ہے۔ کرتا ہے۔ بلاشبہ اس نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اس انتظام سے منافق اور مومن میں تمیز کرے۔" پھر فرمایا "شکایت کرنے والا منافق ہوگا۔"

اسی طرح فرماتے ہیں (۷) یاد رہے۔ کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا۔ کہ جائداد منقولہ اور غیر منقولہ کا ۱/۱۰ حصہ دیا جائے۔ بلکہ ضروری ہوگا۔ کہ ایسا وصیت کرنیوالا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے۔ پابند احکام اسلام ہو۔ اور تقویٰ اور طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو۔ اور مسلمان خدا کو ایک جاننے والا اور اسکے رسول پر سچا ایمان لانے والا اور نیز حقوق عباد غصب کرنے والا نہ ہو۔"

پھر فرمایا "یہ ضروری ہوگا۔ کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے۔"

سوال ہوسکتا ہے۔ کہ بہشتی مقبرہ کیوں بنایا گیا سو حضور فرماتے ہیں "واضح ہو۔ کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا انکے کارنامے یعنی جو خدا کیلئے انہوں نے دینی کام کئے ہیں ہمیشہ کیلئے قوم پر ظاہر ہوں۔"

آخر میں حضور فرماتے ہیں۔ "میں یہ نہیں چاہتا کہ تم سے کوئی مال لوں اور اپنے قبضہ میں کر لوں۔ بلکہ تم اشاعت دین کے لئے ایک انجمن کے حوالے اپنا مال کرو گے۔ اور بہشتی زندگی پاؤ گے۔ بہتیرے ایسے ہیں۔ جو کہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دینگے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائینگے تب آخری وقت میں یہ کہیں گے۔ هذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون"

امید ہے۔ کہ وہ احمدی بہنیں اور بھائی جنہوں نے ابھی تک وصیت نہیں کی۔ جلدی وصیت کر کے کامل الایمان لوگوں میں شامل ہونیکی کوشش کرینگی۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق بخشے۔ آمین

(ام اسمٰعیل موصیہ سید والہ ضلع شیخوپورہ)

مصباح اور احمدی خواتین

ہر قوم کی ترقی اور تنزل کا انحصار اسکے افراد پر ہوتا ہے۔ جس قوم کے افراد باہمت ہوشیار ذی فہم اور قربانی کرنے والے ہونگے۔ وہ قوم بہت جلد بام ترقی پر پہنچ جائے گی۔ اور جس قوم کے افراد صرف زبانی دعوے رکھتے ہونگے۔ کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ اور نہ کامیابی کا منہ دیکھ سکتی ہے۔ کیونکہ کامیابی اور ترقی عمل کو چاہتی ہے۔ نہ کہ زبانی دعووں کو......

موجودہ وقت میں جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منتخب کردہ جماعت ہے ۔ اور اس کا دعوےٰ ہے ۔ کہ وہ دنیا میں ایک انقلاب عظیم پیدا کرنے والی جماعت ہے ۔ یہ دعوےٰ ایک بہت بڑا دعوےٰ ہے ۔ اور اسے پورا کرنے کے لئے بہت بڑے عمل کی ضرورت ہے ۔ کیونکہ بغیر عمل کے کوئی دعوےٰ پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا اور یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے ۔ کہ جماعت احمدیہ اپنے اس دعوےٰ کے مطابق عمل بھی کر رہی ہے مگر باوجود اس کے ابھی اسکے سامنے ایک بہت بڑا میدان ہے ۔ جسکو اس نے سر کرنا ہے ۔ اور اس کے لئے ضروری ہے ۔ کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس کوشش میں لگا رہے ۔ کہ کوئی معمولی سے معمولی موقعہ بھی ایسا ہاتھ سے نہ جانے پائے جو ہمارے دعوےٰ کو پورا کرنے میں ممد ہو ۔ بلکہ جہانتک ہو سکے ۔ افراد جماعت کو ایسے مواقع کی تلاش میں رہنا چاہیئے ۔ چنانچہ اس اصل کے مطابق اس وقت علاوہ اور باتوں کے ایکبات میں جماعت احمدیہ کی خواتین کی خدمت میں ایسے وقت میں پیش کرتی ہوں ۔ جبکہ وہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے قادیان کی بابرکت بستی میں آنے کے لئے تیار ہونگی ۔ اور امید کرتی ہوں ۔ کہ میری اس درخواست کو پورا کرنے میں کوئی دقت محسوس نہ کرینگی

اے عزیز احمدی خواتین ! آپ جانتی ہیں ۔ کہ مصباح آپکا واحد رسالہ ہے ۔ جس کا زندہ رہنا ہم احمدی مستورات کے لئے از بس ضروری ہے ۔ کیونکہ اس وقت جبکہ دنیا گمراہی کے قعر مذلت میں گر چکی ہے ۔ صرف ایک جماعت احمدیہ ہی ایسی جماعت ہے ۔ جو دنیا کو اس سے نکالنے کی مدعی ہے ۔ اور اسے اپنے دعوےٰ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے رسائل کی ضرورت ہے ۔ پس آپ علاوہ اور وسائل کے اس وسیلہ سے بھی فائدہ اٹھائیں ۔ کہ مصباح کو زندہ رکھنے کی کوشش کریں ۔ اس کے تبلیغی مضامین سے دنیا میں احمدیت کی روشنی کو پھیلائیں ۔ بیشک اس وقت مصباح کس مپرسی کی حالت میں ہے ۔ مگر آپ ہمت کریں تو یہ عزیز رسالہ ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہو سکتا ہے ۔

مصباح آپ سے کیا چاہتا ہے ۔ صرف یہ کہ آپ دو روپے سالانہ جو نہایت حقیر رقم ہے ۔ خرچ کر کے اس کی خریدار بنیں ۔ اور دوسروں کو بنائیں ۔ اور ہر ماہ نہیں تو دوسرے تیسرے ماہ یا سال میں چار مرتبہ آپ اس کے صفحات کو اپنے زیور علم سے آراستہ کر دیں ۔

عزیز بہنو ! اس وقت جماعت میں کئی رسالے اور اخبار جاری ہیں جو بفضل خدا اچھی حالت میں چل رہے ہیں ۔ مگر کسقدر افسوس کا مقام ہے کہ احمدی مستورات کا ایک رسالہ ہو ۔ اور وہ بھی ایسی حالت میں کہ آج نہیں تو کل ۔ کل نہیں تو پرسوں انکی لاپرواہی کی وجہ سے دم توڑ دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسی حالت میں اگر خدانخواستہ مصباح بند ہو گیا تو کیا ہمیں غیر احمدی خواتین کے رسالے جو نہایت آب و تاب کے ساتھ جاری ہیں۔ دیکھ کر رنج نہ ہو گا پس اے حضرت سلطان القلم" کی پاک جماعت کی مستورات اٹھو اور کمر ہمت باندھو اور اپنے عزیز رسالہ کو اپنے سینہ سے لگا لو۔ اور جہاں تک ہو سکے۔ اس کے حلقۂ اشاعت کو وسیع کرو۔ اگر آپ کے ذمہ بقایا ہے۔ تو اس کو ادا کر دو۔ ورنہ دوسرے بقایا داروں سے اس کا حق اسے دلواؤ۔ آپ ماشاء اللہ اہل علم جماعت کی فرد ہیں اپنے علم سے دوسروں کو فائدہ پہنچائیں۔ آپ مسائل دینیہ سے واقف ہیں۔ اور علمی ادبی اور معاشرتی امور سے آگاہ ہیں۔ پس آپ سال میں چند گھنٹے مصباح کے لئے وقف کر کے اس کو اچھے سے اچھے مضامین سے اچھوتا رسالہ بنا دیں خدا کرے کہ میری یہ صدا سب بہنوں کے لئے مفید ثابت ہو۔ اور وہ مصباح کی اعانت مالی و قلمی کر کے مصباح کو دنیا کے بہترین رسالوں میں شامل کر دیں۔

(احمدی بیگم زہرہ بنت شیخ فضل حق صاحب قادیان)

درخواست دعا

میری اور میرے بچوں کی طبیعت اکثر خراب رہتی ہے بہنوں سے التجا ہے۔ کہ ہماری صحت کیلئے دعا فرمائی جائے

خاکسار امتہ الحفیظ بیگم اہلیہ میاں ناصر علی صاحب تبسم

وصیتیں

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔

(سکرٹری بہشتی مقبرہ)

نمبر ۵۹۷۔ مسکہ فضل النساء بیگم اہلیہ مولوی ارجمند خاں قوم قریشی عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی سکنہ قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۲۷ ۱۹۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد ایک مشین قیمتی یک صد روپیہ ہے۔ اور برتن جس کی اوسط قریباً پچاس روپے ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ اور مہر میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ قائم ہو گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم وصیت کردہ سے ادا کر دوں۔ تو اس رقم میں سے منہا کر دی جائے گی۔

نیز اس جائیداد کے علاوہ میرے خاوند سے پانچ روپے ماہوار مجھے جیب خرچ ملتا ہے اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انشاء اللہ ماہوار ادا کرتی رہوں گی۔

گواہ شد ارجمند خاں خاوند موصیہ

العبد ہ۔ فضل النساء بیگم بقلم خود

گواہ شد محمد ایوب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر قادیان

نمبر ۵۹۰۵ :۔ منکہ سعیدہ بیگم زوجہ چوہدری محمد عبداللہ جٹ کاہلواں عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی سکنہ تلونڈی عنایت خاں ڈاکخانہ پسرور ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ ۵/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند پانچ صد روپیہ

(۲) کانٹے دو جوڑی وزنی ۲ تولہ قیمت اندازاً ۸۰ روپے

(۳) نکلس ۲ دو عدد وزنی ۱/۲ ۴ تولہ قیمت اندازاً ۱۸۰ روپے

(۴) لفنیسیاں ایک جوڑی وزنی ۴ تولہ قیمت اندازاً ۱۶۰ روپے

(۵) انگوٹھیاں دو عدد وزنی ایک تولہ قیمت اندازاً ۴۰ روپے

ہیں مذکورہ بالا جائیداد قیمتی ۹۶۰ روپے کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کروں گی۔ ہاں اگر میری وفات کے بعد اگر کوئی اور میری جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

الامۃ سعیدہ بیگم موصیہ بقلم خود۔

گواہ شد محمد عبداللہ تلونڈی عنایت خاں خاوند موصیہ۔

گواہ شد رحمت اللہ سکرٹری وصایا جماعت شملہ

نمبر ۵۹۰۳ :۔ منکہ زینب بی بی بیوہ منشی وزیر علی شاہ مرحوم قوم سید عمر ۵۱ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۳ء ساکن ماڈل پور ڈاکخانہ خاص ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۱/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔

زیور طلائی وزنی قریباً اٹھارہ تولہ و زیور نقرئی قریباً پچاس تولہ۔ جسکی قیمت اس وقت مبلغ ۷۳۰ روپے ہے۔ اور اس کے علاوہ ایک سو اسی ۱۸۰ روپے سیونگ بنک میں ہے۔ گویا کل جائیداد مالیتی نو سو دس ۹۱۰ روپے کی ہوئی حق مہر کا روپیہ میں اپنے خاوند کو اسکی زندگی میں ہی معاف کر چکی ہوں۔

اگر بوقت فوتیدگی مذکورہ بالا جائیداد کے سوا کوئی اور جائیداد ہو جاوے۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔

زر وصیت میں اپنی زندگی میں ہی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گی۔ اگر نہ کر سکوں تو میرے ورثاء داخل کرینگے۔

الامۃ :۔ زینب بی بی نشان انگوٹھا معرفت سید عطاء حسین شاہ صاحب ٹیچر ایم۔ بی ہائی سکول گوجرہ ضلع لائل پور

گواہ شد :۔ عطاء حسین گوجرہ

گواہ شد :۔ عبد العزیز آڑھتی گوجرہ منڈی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۵۹۶۸ :- منکہ فضل محمد ولد موجدین قوم آرائیں پیشہ زراعت عمر تقریباً ۶۹ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۳۲ء ساکن موضع بجوالہ ڈاکخانہ ڈھلواں تحصیل کپورتھلہ ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳/۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) اراضی ملکیتی ۱۷ کنال واقعہ موضع خلیل تحصیل بولتھ قیمتی ۶۲۰ روپے۔

(۲) اراضی ملکیتی ۲۰ کنال موضع رندھاوا تحصیل کپورتھلہ مالیتی ۱۳۰۰/- روپے۔

(۳) مکان بعمارت پختہ مقام موضع بجوالہ تحصیل کپورتھلہ۔ جس میں میری سکونت ہے مالیتی ۱۰۰۰/- روپیہ

(۴) اراضی مرہونہ واقع موضع ابراہیم وال طرف غلام نبی خاں تحصیل بولتھ ۲۰ کنال جس کا زر رہن مالیتی ۳۰۰/- روپے ہے۔

(۵) اراضی مرہونہ واقع موضع خلیل تعدادی ۱۷ کنال کا نصف جس کا زر رہن مبلغ ۲۲۵ روپے واجب الادا ہے۔

اس حساب سے میری کل جائیداد موجودہ ملکیتی مرہونہ کی مالیت مبلغ ۳۴۴۵/- روپے بنتی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور یہ دسواں حصہ مبلغ ۳۴۴/۸/- روپے نقد آج ہی ادا کر کے تکمیل وصیت کر دیتا ہوں۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد میری وفات کے وقت ہو۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مذکور حقدار ہوگی میری موجودہ آمدنی سوائے پیداوار اراضی مذکورہ بالا کے کوئی نہیں ہے۔ بعد وضع لگان سرکاری میری موجودہ آمدنی کا اندازہ زیادہ سے زیادہ تین روپے ماہوار کے قریب ہے اس آمدنی کا دسواں حصہ یعنی ۴/۸ر آنے ماہوار تا زیست ادا کرتا رہوں گا۔ لہذا یہ وصیت بطور سند لکھ دی ہے۔

العبد :- فضل محمد بقلم خود۔

گواہ شد :- محمد احمد ایڈوکیٹ کپورتھلہ۔

گواہ شد :- محمود الحق بقلم خود کپورتھلہ

نمبر ۵۹۶۹ :- منکہ امتہ اللہ بیگم زوجہ مرزا نذیر احمد صاحب قوم افغان یوسف زئی عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ رسالدار پشاور شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴۳/۹/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں منقولہ جائیداد ایک سیکنڈ ہینڈ سیونگ مشین قیمتی پچاس روپے ایک جوڑہ کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی ۸۰ روپے۔ اور دو انگشتریاں وزنی ایک تولہ قیمتی ۸۰ روپے ہیں۔ اسکے علاوہ مبلغ یکصد روپیہ مہر بذمہ شوہرم واجب الوصول ہے۔ پس اس تمام جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور وعدہ کرتی ہوں۔ کہ حصہ جائیداد جو از روئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت :- میرے ذمہ واجب الادا ہے
وہ میں اپنی زندگی میں ہی باقساط داخل خزانہ
بیت المال کر دونگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کل رقم
ادا نہ کر سکوں۔ تو بقیہ رقم میرے ورثا میری وفات
پر میری کوئی اور جائیداد بھی ثابت ہو۔ تو اسکے
دسویں حصہ پر بھی صدر انجمن احمدیہ قابض ہونے کی حق
دار ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی آمد کچھ نہیں۔ تاہم
میں وصیت کرتی ہوں۔ کہ اگر میری ذاتی آمدنی
کوئی ہوئی۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ داخل خزانہ
بیت المال صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔

(میری جائیداد مذکورہ بالا میں سے ادا کرنے کے ذمہ دار ہونگے نیز میری وفات پر)

العبدہ :- امۃ اللہ بیگم بقلم خود۔
گواہ شد :- نذیر احمد بقلم خود خاوند موصیہ
گواہ شد :- عبدالمجید انسپکٹر پولیس سی آئی ڈی پشاور

نمبر ۵۹۴۰ منکہ عبدالغفار ولد محمد بٹ صاحب
قوم بٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت
۱۹۲۷ء ساکن ملک پورہ ڈاکخانہ ہندواڑہ ضلع
بارہ مولا صوبہ کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر
واکراہ آج بتاریخ ۲۴/۸ حسب ذیل وصیت کرتا
ہوں۔

میری اس وقت سات روپے ماہوار
تنخواہ ہے۔ جو کشمیر کمیٹی قادیان کی طرف سے ملتی
ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن
احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ جو ماہ بماہ ادا کرتا
رہونگا۔ میری کچھ جائیداد غیر منقولہ بصورت
زمین بھی ہے۔ مگر میرے والد صاحب زندہ
ہیں۔ جو ان کے قبضہ میں ہے۔ جب وہ میرے
قبضہ میں آئے گی۔ تو اس کا ۱/۱۰ حصہ بحوالہ انجمن
کرونگا۔ اس کے علاوہ جس قدر میرے مرنے
کے بعد منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد ثابت ہوگی۔ اسکے
بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے
ورثاء کو اس کے ادا کرنے کا پورا حق ہوگا۔
اس میں وہ کوئی روک پیدا نہیں کر سکتے۔

العبد : عبدالغفار ملک پورہ مرگرڈھ ڈاکخانہ
ہندواڑہ۔ ضلع بارہ مولا
گواہ شد :- راج محمد پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ ریچ برگ
گواہ شد : سید محمد لطیف انسپکٹر بیت المال

جلسہ سالانہ پر چندہ ضرور ادا کیا جاوے

اب خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کے مبارک ایام
بالکل قریب آ گئے ہیں۔ اس موقعہ پر دور و نزدیک سے ہزارہا خواتین
قادیان میں جمع ہونگی ہم تمام اپنی بہنوں کی خدمت میں درخواست
کرتے ہیں۔ کہ از راہ کرم وہ جلسہ سالانہ پر اپنا گذشتہ بقایا اور
آئندہ سال کا چندہ بطور پیشگی دفتر مصباح میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔
جو بہنیں اس موقعہ پر بھی اپنا بقایا صاف نہیں کرینگی۔ انکے نام
جنوری کے شروع میں وی پی بھیجا جائیگا۔ جسے وصول کرنا ان
کا اخلاقی فرض ہوگا۔ اور بصورت عدم وصولی انکا اخبار
بند کر دیا جائے گا۔ اسلئے تمام بہنوں کو کوشش کرنی چاہیے
کہ جلسہ سالانہ پر اپنا بقایا ادا کر دیں۔ اور ساتھ ہی
آئندہ سال کا پیشگی چندہ بھی دے دیں۔ ایسی تمام
بہنیں ہمارے دلی شکریہ کی مستحق ہونگی (مینیجر مصباح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دلِ مضطر کے اندر شعلۂ انوار پیدا کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ سیم و زر کی خواہش کر نہ استکبار پیدا کر
مگر خوفِ خدائے واحدِ قہار پیدا کر

جو ہم آغوش ہونا چاہتا ہو عشق سے عاقل!
تو اپنے دل میں عشقِ احمدِ مختار پیدا کر

جو مرمٹنے کی خواہش ہو تجھے اسلام کے پیچھے
تو عشقِ دین میں تو لذتِ آزار پیدا کر

سدا انکار سے ہوتی ہے لغزشِ پائے ایماں کو
شرابِ شکر میں جو روح ہو سرشار پیدا کر

نگہ میں کر نہ خود غرضی نہ خود بینی کبھی پیدا
مگر وہ دل بنے جو واقفِ ایثار پیدا کر

جلانا بغض و کینہ کو اگر مقصود ہے تیرا
دلِ مضطر کے اندر شعلۂ انوار پیدا کر

ہمارے نالۂ دل کے اثر سے باخبر ہو کر
مخالف پھر زباں میں تیزیٔ سوفار پیدا کر

دعاؤں کی قبولیت یقینی ہے یقینی ہے
مگر لازم ہے پہلے دیدۂ خونبار پیدا کر

جہاں کھلتے رہیں ایمان و صبر و شکر کے غنچے
مرے خالق مرے سینے میں وہ گلزار پیدا کر

اگر یہ آرزو ہے گھر کرے ہر ایک کے دل میں
تو پہلے شاکرہ شیرینیٔ گفتار پیدا کر

خاکسار: شاکرہ لطیف
(بیگم شیخ لطیف الرحمان صاحب بی اے ملتان چھاؤنی)

دردِ دل کا اظہار
یعنی
بہنوں کی عدمِ توجہ کا شکوہ

میں آج ایک نہایت ضروری گذارش اپنی پیاری بہنوں کی خدمت میں کرنا چاہتی ہوں۔ امید ہے کہ بہنیں میری عرض کو گوشِ دل سے پڑھیں گی۔ اور اس کو پڑھ کر رفت وگذشت نہ کر دیں گی۔ بلکہ اس پر عمل پیرا ہو کر شکریہ کا موقعہ عنایت کریں گی۔

ماہ اکتوبر کا مصباح مجھے یہاں ملا۔ جس کے حجم کو دیکھ کر میری حیرت کی کوئی حد نہ رہی۔ میں نے ٹائیٹل کے اندرونی صفحہ پر ایک اچٹتی ہوئی نظر ڈالی۔ جس وقت میری نظر مینیجر کی اپیل پر پڑی۔ تو مجھ پر سکتہ کی حالت طاری ہو گی۔ اور میں کھلے منہ اور پھٹی ہوئی آنکھوں سے مینیجر کے نوٹ کو پڑھتی رہی۔

مجھے یہ پڑھ کر سخت قلبی تکلیف محسوس ہوئی کہ مستورات کی عدم توجہ کی وجہ سے رسالہ کی مالی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ نہ معلوم عورتوں کی ہمت اور غیرت دینی کو کیا ہو گیا۔ اور ان پر کیوں اسقدر غفلت چھا گئی ہے۔ کہ آج اس نازک اور پرمحن زمانہ میں جب کہ بوجہ جنگ ہر چیز مہنگی ہو گئی ہے اور سب سے بڑھ کر کاغذ گراں ہے۔ ان کی توجہ اس رسالہ کی طرف نہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ آجکل جسقدر مشکلات اخباری حلقہ کو پیش آ رہی ہیں۔ اتنی شاید ہی کسی دُور صیغہ کو پیش آتی ہوں گی۔ مثلاً اخبار الفضل جس کی خریداری ہزاروں کی تعداد میں ہے۔ اور جو خدا کے فضل سے سارے احمدی اخباروں سے زیادہ تعداد میں چھپتا ہے اسکے اکثر موجودہ نمبروں میں اخبار والونکے پے درپے ایسے اعلان چھپتے رہتے ہیں۔ جن میں کاغذ کی گرانی کا تذکرہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اخبار فاروق کو دیکھیں اسے بھی کاغذ کی گرانی کی وجہ سے کئی ایک مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ آجکل اخباری زندگی نہایت نازک دَور میں سے گذر رہی ہے۔

عزیز بہنو! آپکے احساس کو کیا ہو گیا۔ خدارا آپ اپنے گریبانوں میں منہ ڈالکر سوچیں۔ کہ جب جماعت کے مشہور اخباروں کا یہ حال ہے۔ تو ہمارے کمزور رسالے کا کیا حال جس کی خریداری چند سو سے زیادہ نہیں۔ اور جس کی طرف سے مستورات اس قدر بے پرواہی برت رہی ہیں۔ کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ کاش ہماری بہنیں اس پر متوجہ ہوں۔ اور اپنے پیارے مصباح کی مالی اور قلمی امداد کریں۔ تاکہ مستورات کا واحد رسالہ ہاں ہمارے گھروں کا چراغ پھر اپنی اصلی حالت پر آ جائے۔ اور مصباح کی مالی حالت سدھر جائے۔

میں تو حیران ہوتی ہوں۔ کہ اتنے اعلیٰ رسالے کی قدر ہماری مستورات کے دل میں کیوں نہیں۔ میں سچ عرض کرتی ہوں۔ کہ دنیا کے کسی رسالے میں بھی اتنی پاکیزگی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں۔ جتنی ہمارے رسالہ مصباح میں ہے۔ ہر مضمون اچھوتا۔ نرالا۔ اور پُر معنی ہوتا ہے۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ مصباح کے ایڈیٹر وغیرہ کا ہم پر بہت بڑا احسان ہے۔ کہ اتنا نایاب اور خوبیوں والا رسالہ ہم کو صرف دو روپے میں دیا جاتا ہے میں اپنی ان بہنوں سے جن کی توجہ مصباح سے ہٹ چکی ہے نہایت ادب سے دریافت کرتی ہوں۔ کہ اے عزیز بہنو فرمائیں تو سہی۔ آپ مصباح سے دل برداشتہ کیوں ہیں اور اس کا کیا سبب ہے؟ میری ناقص رائے تو یہ ہے۔ آپ کو مصباح سے اس لئے رغبت نہیں۔ کہ مصباح میں کوئی رنگین افسانے دلآویز نغمے اور پھڑکانے والی غزلوں کا مجموعہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ آج کل ایسی باتوں کو عام طور پر پسند کیا جاتا ہے۔

چنانچہ تجربہ اس بات کا گواہ ہے۔ اور مجھے ذاتی طور پر علم ہے۔ کہ رسالہ سہیلی۔ تہذیب۔ خاتونِ مشرق محشرِ خیال۔ عصمت نیرنگ خیال۔ ادبِ لطیف ہمایوں۔ رسالہ تندرستی۔ اور پیام نسواں وغیرہ وغیرہ ہماری احمدی لڑکیاں اور مستورات نہایت شوق سے پڑھتی اور خریدتی ہیں۔ حالانکہ انکا چندہ تین چار یا پانچ روپیہ سالانہ سے کم نہیں۔

اور سچ تو یہ ہے۔ کہ انکے مضمون سوائے عصمت سہیلی خاتون مشرق اور تہذیب وغیرہ کے اتنے اچھے بھی نہیں ہوتے۔

اے عزیز بہنو۔ آپ سے یہ دردمندانہ التجا ہے۔ کہ بجائے خدا آپ اپنے گرتے ہوئے مصباح کو سنبھالیں۔ ورنہ خطرہ ہے کہ اس کی زندگی کا چراغ کہیں گل نہ ہو جائے۔ آپ کو تو خود اس امر کا احساس ہونا چاہیئے۔ کہ اپنے اخبار کی حالت کو سدھاریں میں جب کبھی اخبار کی مالی حالت پر غور کرتی ہوں۔ تو حیران ہو جاتی ہوں۔ ہماری جماعت خدا کے فضل سے ایک باحیثیت جماعت ہے۔ اور ہماری جماعت کی مستورات خدا کے فضل سے عالم و فاضل ہیں۔ عزت و ثروت اور دولت کی مالک ہیں۔ پھر کیا انکو واجب نہیں۔ کہ وہ اپنے پیارے رسالہ کی اعانت کریں۔ اور کوشش کر کے اُسے بام ترقی پر پہنچا دیں۔ یہ کام ہمارا ہے۔ ہم عورتوں کو تو رات دن کوشش کر کے اپنے واحد رسالہ کی شان کو بڑھا دینا چاہیئے۔

یہ کام کچھ مشکل بھی تو نہیں۔ میری رائے میں صرف قادیان کی بہنیں ہی بخوبی کر سکتی ہیں ہر محلہ کی لجنہ کی سیکرٹری اور پریذیڈنٹ کا فرض اولین ہے۔ کہ اپنی اپنی لجنہ میں اس بات کا پروپیگنڈا کرے۔ تاکہ جماعت کی خواتین میں بیداری پیدا ہو۔ اور مصباح موجودہ مشکلات سے آزاد ہو سکے۔

طالب دعا

(مطلوب خاتون زہرہ از بگول)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا)